السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کو طلاق بتہ یعنی تین شرعی طلاقیں ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے ساتھ اپنے دونوں بچے بھی لے جاتی ہے جو اس کے طلاق دینے والے خاوند کے بستر پر پیدا ہوئے تھے اب جب خاوند نے عدالت میں بچوں کا مطالبہ کیا تو عورت نے تحریراً یہ کہہ دیا کہ یہ شخص حرامی بچوں کا باپ یعنی یہ بچے اس کے نہیں ہیں کیا شریعت اس عورت کو خاوند سے ان بچوں کا خرچہ دلوائے گی یا نہیں اگر خاوند بھی اس عورت کے اعتراف کی وجہ سے یہ کہہ دے کہ چلو اگر یہ کہتی ہے کہ بچے میرے نہیں تو میں بھی دستبردار ہوتا ہوں ۔ اس صورت میں عورت خرچہ مانگنے کی مجاز ہے یا نہیں ۔ اس سلسلے میں دو حدیثیں بظاہر مجھے متضاد نظر آتی ہیں ۔ ایک تطبیق اور صحیح مسئلہ سے روشناس فرمادیں ؟

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» مشکوۃ-کتاب النکاح-باب اللعان » (1)

''اولاد بستر والے کےلیے اور زانی کےلیے پتھر''

لعان والی حدیث وہاں یہ لفظ ہیں : «وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّہ» متفق علیہ-مشکوۃ باب اللعان-الفصل الاول ''اور اولاد کو ماں کے ساتھ ملایا''؟ (2)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ» عام ہے ولد ملاعنہ کو بھی شامل ہے لیکن دوسری حدیث خاص «وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّہ» کے ساتھ اس عام کی تخصیص ہوگئی ہے اور اصول ہے «وَالْخَاصُ لاَيُعَارِضُ الْعَامَ بَلْ يُبْنَى الْعَامُ عَلَى الْخَاصِ» ''خاص عام کے » معارض نہیں ہوتا بلکہ عام کی بنیاد خاص پر ہوتی ہے''جو واقعہ آپ نے ذکر کیا ہے وہ لعان والی صورت ہے ہی نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص334

محدث فتویٰ